السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(سورۃ الحدید کی چوتھی آیت کی روشنی میں کہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ اگر صحیح نہیں تو اس کی کیا دلیل ہے۔؟ (عبدالمتین، ماڈل ٹاؤن، لاہور

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَالَّذِى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضَ فى سِتَّةِ أَيّامٍ ثُمَّ استَوىٰ عَلَى العَرشِ يَعلَمُ ما يَلِجُ فِى الأَرضِ وَما يَخرُجُ مِنها وَما يَنزِلُ مِنَ السَّماءِ وَما يَعرُجُ فيها وَهُوَ مَعَكُم أَينَ ما كُنتُم وَاللَّهُ بِما تَعمَلونَ بَصيرٌ ٤ ... سورة الحديد

"وہی ہے جس نے آسمانوں اورزمین کوچھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش (بریں) پر متمکن ہوگیا۔ وہ اسے بھی جانتا ہے جوکچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور (اسے بھی جانتا ہے) جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے، اور وہ تمہارے ساتھ ہے خواہ تم کہیں بھی ہو، اور جو کچھ بھی تم کیا کرتے ہواسے وہ دیکھتا ہوتا ہے۔ (سورۃ الحدید: 4، الکتاب/ڈاکٹر محمد عثمان ص 324

اس آیت کریمہ میں "وَهُوَ مَعَكُم أَينَ ما كُنتُم "کی تشریح میں قدیم مفسرِ قرآن، امام محمد بن جریر بن یزید الطبری رحمہ اللہ (متوفی 310ھ) فرماتے ہیں:

"وھو شاہد لکم أیھا الناس أینما کنتم یعلمکم، ویعلم أعمالکم، و متقلبکم و مثواکم، وھو علی عرشہ فوق سمواتہ السبع"

(اور اے لوگو! وہ (اللہ) تم پر گواہ ہے، تم جہاں بھی ہو وہ تمھیں جانتا ہے، وہ تمہارے اعمال، پھرنا اور ٹھکانا جانتا ہے اور وہ اپنے سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر ہے۔ (تفسیر طبری ج27 ص125"

اسی مفہوم کی ایک آیت کریمہ کے بارے میں مفسر ضحاک بن مزاحم الہلالی الخراسانی رحمہ اللہ (متوفی 106ھ) فرماتے ہیں:

"ھُوَفَوقَ العَرْشِ وَعِلمہ مَعَھُم أَیْنَمَا کَانُوا"

(وہ عرش پر ہے اور اس کا علم ان (لوگوں) کے ساتھ ہے چاہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ (تفسیر طبری ج28 ص10 اوسندہ حسن"

امام مقری محقق محدث اثری ابو عمر احمد بن محمد بن عبداللہ الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 429ھ) فرماتے ہیں:

"اہل سنت مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ:

وَهُوَ مَعَكُم أَينَ ما كُنتُم ٤ ... سورة الحديد

وغیرہ آیات کا مطلب یہ ہے کہ:

"أنہ علمہ، وأن اللہ تعالیٰ فوق السموات بذاتہ مستوعلی عرشہ کیف شاء"

(بے شک اس سے اللہ کا علم مراد ہے، اللہ اپنی ذات کے لحاظ سے آسمانوں پر، عرش پر مستوی ہے جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔ (شرح حدیث النزول لابن تیمیہ ص 144،145"

اس اجماع سے معلوم ہوا کہ بعض الناس کا اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ تراشنا کہ "اللہ اپنی ذات کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔"غلط اور باطل ہے لہذا کتاب وسنت اور اجماع کے مخالف ہونے کیوجہ سے مردود ہے۔

مسئولہ آیت کریمہ میں " يَعلَمُ "کالفظ بھی بالکل واضح اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں معیت سے علم وقدرت مراد ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے ہمارے استاذ محترم شیخ بدیع الدین الراشدی رحمہ اللہ کی کتاب "توحید خالص" (ص 277) حارث بن اسد المحاسبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 243ھ) فرماتے ہیں: "وکذلک لایجوز الخ" اور اسی طرح یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ۔۔۔اللہ زمین پر ہے۔ (فہم القرآن ومعانیہ، القسم الرابع، باب مالا یجوز فیہ النسخ)

(حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "(جہمیہ کے فرقے) ملتزمہ نے باری تعالیٰ کو ہر جگہ (موجود) قرار دیا ہے۔" (تلبیس ابلیس ص30، راقم الحروف کی کتاب: بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص 19

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "اور یوں کہنا جائز نہیں کہ وہ (اللہ) ہر مکان میں ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ آسمان میں عرش پر ہے۔" (غنیۃ الطالبین ج1ص 100) نیز دیکھئے الحدیث :10ص43، الحدیث :24 (46)۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

**فتاوی علمیہ**

## جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ29

**محدث فتویٰ**